20419 ـ عورت نے اپنے رب سے کسی چیز کا عہد کیا اور اب اسے توڑنا چاہتی ہے

سوال

اگر کوئی عورت رب سے کیے ہوئے وعدہ کو ختم کرنا چاہے تو وہ کیا کرے؟
اس نے یہ وعدہ کسی دوسرے شخص پر غصہ کی حالت میں کیا تھا، لیکن یہ عہد صرف اس کے اور اللہ کے درمیان تھا، اور اب کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ اس عہد سے رجوع کرنا چاہتی ہے، اسے توبہ کرنے کے لیے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے کسی چیز کا عہد کرنا نذر کے الفاظ میں سے ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (38934) کا جواب دیکھیں.

اور پھر اللہ تعالی نے بھی وعدہ پورا کرنے اور بے وفائی سے منع فرمایا ہے چاہے وہ وعدہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ہو یا پھر مخلوق کے ساتھ.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم عہد کرو تو اللہ تعالی کے عہد کو پورا کرو .

اور ایك دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے عہد کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تیری راہ میں صدقہ و خیرات کرینگے اور نیک و صالح لوگوں میں ہونگے، اور جب اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں، اور وہ اعراض کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں، تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے التوبۃ (75 ـ 77).

اور اس کا محل یہ ہے جب اطاعت والا فعل کرنا مراد ہو، مثلا انسان اپنے رب سے عہد کرے کہ وہ سچ بولے گا اور کذب بیانی سے کام نہیں لےگا، یا پھر اپنے مال میں سے صدقہ کرے گا، اور یہ نذر میں داخل ہے، اگرچہ قائل نذر

کے الفاظ کی صراحت نہیں کرتا.

لہذا جس شخص نے بھی اللہ تعالی سے عہد کیا، یا یہ کہا: میرے ذمہ ہے کہ میں اس میں سے کچھ اللہ تعالی کے لیے کرونگا، تو اس کا پورا کرنا لازم ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی نذر مانی وہ اس کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3618).

اس نذر کے پوری کرنے کے التزام میں کوئی خلل پیدا کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر انسان مطلق طور پر اسے پورا کرنے سے عاجز ہو جائے، تو پھر وہ قسم کا کفارہ ادا کرے؛ کیونکہ حدیث میں ہے:

" اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جسے پورا کرنے کی اس میں استطاعت نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے "

اسے ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے دیکھیں: حدیث نمبر (3322)، حافظ رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ: (اس کے راوی ثقات ہیں، لیکن ابن ابی شیبہ نے موقوف روایت بیان کی ہے، اور وہ مشابہ ہے).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

(اور بالجملہ یہ کہ: جس نے بھی اطاعت و فرمانبرداری کی نذر مانی جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتا، یا اس پر قادر تھا لیکن اس سے عاجز ہو گیا تو اس پر قسم کا کفارہ ہے).

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (10 / 72).

لیکن اگر وہ عمل جس کا التزام مراد ہے وہ معصیت و نافرمانی ہے تو اسے پورا کرنا جائز نہیں، وہ اس طرح کہ کوئی انسان اپنے رب سے عہد کرے کہ وہ اپنے بھائی سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے ملے گا، اور اس کا کوئی شرعی سبب بھی نہ ہو.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور جس نے اللہ تعالی کی نافرمانی اورمعصیت کی نذر مانی تو وہ اس کی معصیت و نافرمانی نہ کرے"

تو اس وقت معصیت کا عہد کرنے پر اللہ تعالی سے توبہ کرنی اور قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے، کیونکہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" معصیت و نافرمانی میں نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (2640) سنن ابو داود حدیث نمبر (3290) سنن ترمذی حدیث نمبر (1524) سنن نسائی حدیث نمبر (3834) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2125) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اسی طرح اگر وہ اللہ تعالی سے کسی کام پر عہد کرتا ہے، اور پھر وہ اس کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر دیکھتا ہے، جیسے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے ساتھ حسن سلوك اور اس پر خرچ نہ کرنا چاہیے، تو اس عہد کو پورا کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ اسے ترك کرنا ضروری ہے، چاہیے یہ بطور نذر ہو یا قسم کے طور پر؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے کسی چیز پر قسم اٹھائی اور پھر وہ اس کے علاوہ کوئی اور اس سے بہتر دیکھے تو وہ اس سے بہتر پر عمل کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1650).

اور سوال کرنے والی نے اپنے نفس کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کا ذکر سوال میں نہیں کیا تا کہ جواب محدود ہوتا، لیکن اس نے جو کچھ کیا ہے اس کا حکم اوپر جو کچھ تقسیم کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے.

واللہ اعلم .